جلسہ کے کارکنان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور جلسے کے انتظامات کے لئے ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان بھی مہیا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام وہ جماعتیں جہاں ایک لمبے عرصے سے جلسے منعقد ہو رہے ہیں وہاں کے کارکنان بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے خوب ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ بڑے منجھ چکے ہیں۔

مختلف جلسوں کے موقع پر، خاص طور پر یوکے میں یا بعض جگہوں پر جہاں میں خود شامل ہوتا ہوں کارکنان کو کچھ مخاطب ہوتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچ بھی جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک نصائح کا تعلق ہے اگر آپ سب کارکنان، سب کام کرنے والے ایم ٹی اے سے جڑے ہوئے ہیں، اس کو سننے والے ہیں، تو ہر ایک کو اب یہ پتہ لگ جانا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ لیکن بہر حال یاددہانی کے طور پر ذکر کرنا بھی، یاد دلانا بھی، اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسے کے لئے آپ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کسی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آپ نے پیش کیا، کوئی اس میں زبردستی نہیں تھی۔ بلکہ ایک شوق سے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ انسان کے اپنے گھر میں مہمان آتا ہے تو اس کے لئے جو بھی اس سے بن پڑتا ہے وہ کرتا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو ہم سب کو بہت پیاری ہے جس نے خاص طور پر جماعت کو یہ توجہ بھی دلائی کہ تم مہمانوں کی خدمت کرو۔ ان مہمانوں کی جو دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے ہیں۔ تو ان کی یہ خدمت کس جوش اور جذبے سے کارکنان کو کرنی چاہئے۔ اس کا خود اندازہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک انتظامی معاملات کا سوال ہے میرے خیال میں، گو کہ میں کافی سالوں بعد یہاں جلسہ پر آیا ہوں، کینیڈا کی جماعت کے کارکنان جو جلسہ پر خدمت کرنے والے ہیں۔ اس حد تک اپنے اپنے کام میں ماہر ہو چکے ہیں کہ وہ ہر کام کو باریکی سے سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ مجھے ان سے یہی امید ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض نئے آنے والے بھی کارکنان ہوتے ہیں اور اب تو بہت سارے گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئے ہیں۔ پاکستان سے آنے والے افرادِ جماعت کو جب تک وہاں جلسے منعقد ہوتے تھے جلسے کے کاموں کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا اور خاص طور پر ربوہ کے رہنے والوں کو۔ لیکن گزشتہ تقریباً چوراسی (84ء) سے لے کے اب تک تینتیس چونتیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہوئے۔ اور ایک نسل جو اُس وقت کام کرنے والی تھی وہ بوڑھی ہو چکی ہے۔ اور جو زیادہ بڑی عمر کے تھے وہ شاید اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔ اُس وقت جو بچے تھے وہ جوان ہو کر بلکہ انصار اللہ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے ان کو کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں آنے والے جو پاکستان سے آئے ہیں۔ چاہے وہ ربوہ سے بھی آنے والے ہوں، گو کہ ربوہ میں ہر سال یا سال میں کئی مرتبہ ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں اور ان کارکنان کو خاص طور پر لنگر خانے چلانے کے لئے ٹرینڈ کیا جاتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے تو وہاں کے کارکنان کی ایسی تربیت ہوئی ہو جو فوری طور پر کام کو سنبھال سکیں۔ لیکن بہر حال ایک تربیتی دور سے گزرنا، تجرباتی طور پر کسی کام کو انجام دینا اور حقیقت میں مہمانوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا، ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ اس لئے نئے آنے والے کارکنان کو مَیں کہوں گا۔ بعض بچے جوان ہوئے ہیں جو اب کارکن بنے ہیں۔ بعض نئے آنے والے ہیں جو بطور کارکن کام کر رہے ہیں کہ جلسے میں جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی ہے آپ نے ہر ایک سے جس پہلی بات کو سامنے رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ اچھے طریقے سے ملنا ہے۔ کسی بھی ڈیوٹی پر مقرر فرد کو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ بعض مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر جھگڑے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض کارکنوں کو غصہ دلانے کی کوشش بھی کریں گے۔ بعض حالات ایسے سامنے آجاتے ہیں انسان چڑ بھی جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کارکن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعلیٰ اخلاق ہمیشہ قائم رہیں۔ کسی کا کوئی عمل اس کے اعلیٰ اخلاق چھین نہ سکے۔ اور اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اور بد سے بد حالات میں بھی مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بداخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں! جو معاونین ہیں، کارکنان ہیں، وہ اپنے سے بالا افسر کو بات پہنچا سکتے ہیں اور جو افسران ہیں وہ اپنے امیر کو بتا سکتے ہیں کہ یہ یہ لوگ اس قسم کی بداخلاقی کرنے والے ہیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، سمجھانے کا نظام ہے، وہ ان کی اصلاح کی کوشش کر سکیں۔ لیکن براہِ راست کسی قسم کا بھی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ ٹریفک کے کنٹرول پر مامور کارکنان ہیں۔ خاص طور پر کاروں کا جب رش پڑتا ہے۔ اب تو اور بھی زیادہ کاریں ہو گئی ہوں گی یہاں کہ کافی رش ہوتا ہے اور ٹریفک کو صحیح طرح اس کی راہنمائی کرنا، ان کو ان کی جگہ پر لے کر جانا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ نہ بھی جگہ ہو، تب بھی بعض لوگ زبردستی اپنی کاروں کو اندر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کو پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں، اور اگر کوئی پھر بھی قاعدہ اور قانون کو توڑتا ہے۔ اس کی بالا افسر کو صرف شکایت کر دیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، وہ خود ہی ان کو سمجھائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح کھانے کے وقت بعض لوگوں کے اپنے اپنے مزاج ہوتے ہیں۔ وہ کھانے میں بڑے نخرے بھی کرتے ہیں۔ لیکن جن کی کھانے پہ ڈیوٹی ہے، ان کو چاہئے کہ اسی طرح ان لوگوں کے نخرے برداشت کریں جس طرح ماں اپنے بچے کو کھانا کھلاتے ہوئے اس کے نخرے برداشت کرتی ہے۔ کسی قسم کی بداخلاقی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح صفائی کا نظام ہے۔ صفائی نہایت اہم چیز ہے۔ جلسہ گاہ کے جو کارکنان ہیں، ان کا صفائی کا اپنا ایک نظام ہے۔ جو ہیلتھ اینڈ سینیٹیشن والے ہیں ان کا اپنا نظام ہے۔ تو ہر نظام کا اپنا ایک نظام ہے۔ کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اور خوش اخلاقی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ہر کارکن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے جو حالات ہیں۔ وہ صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے کہ سیکیورٹی پر نظر رکھیں۔ بلکہ ہر کارکن کو اپنے اپنے علاقے میں، اپنی جگہ پر، جہاں جہاں ان کی ڈیوٹی ہے۔ بہت زیادہ توجہ سے بہت vigilant ہو کے، اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان دنوں میں یاد رکھیں کہ ہمارے کام ہمیشہ دعاؤں سے ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں آپ ڈیوٹی دے رہے ہوں، وہاں دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں۔ اور ہر کارکن یہ بھی یاد رکھے کہ جلسے کی ڈیوٹی، عبادات کی متبادل نہیں ہے۔ جہاں نمازوں کا حکم ہے، باجماعت نمازوں کا حکم ہے، وہ ادا کرنی بھی ضروری ہے۔ اور اگر ڈیوٹی کے دوران مسجد میں یا جو بھی جگہ ہے جلسہ گاہ میں نمازوں کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ہر گروپ اپنی علیحدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اور افسران کو، ناظمین کو، اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی پابندی ہو۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت ہو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔